ہندوستان میں تعلیم

سبق نمبر	سبق کا عنوان	مقاصد	سرگرمی
18	ہندوستان میں تعلیم	اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ: ہندوستان کی تاریخ کے مختلف ادوار، قدیم، وسطی اور جدید میں تعلیم کی نوعیت بیان کرسکیں گے؛ جین اور بودھ نظام تعلیم کا تجزیہ کرسکیں گے؛ عورتوں کی تعلیم تک رسائی اور ان کو دی جانے والی تعلیم کے لحاظ سے سماج میں عورتوں کے تعلیمی مقام کا اندازہ لگا سکیں گے؛ وسطی عہد میں دہلی سلطنت کے قیام کے ساتھ تعلیم کے میدان میں اٹھائے گئے اقدامات کا اعادہ کرسکیں گے؛ تعلیم کو اور زیادہ منفعت بخش بنانے میں مغل حکمرانوں کے رول کو سمجھ سکیں گے؛ آزاد ہندوستان میں تعلیم کے رول اور اس کے مختلف پہلوؤں مثلاً ابتدائی تعلیم، پیشہ ورانہ تعلیم، اعلیٰ تعلیم اور تعلیم بالغاں کا تجزیہ کرسکیں گے؛	اپنے والدین اور استاد، یا اپنے خاندان یا پڑوس کے دوسرے بزرگوں کے ساتھ بات چیت کے ذریعہ اس سبق کو سمجھنا

تعارف

اب تک آپ ثقافت کے مختلف پہلوؤں مثلاً آرٹ، فن تعمیر، مذہب اور سائنس کے بارے میں مطالعہ کرچکے ہیں۔ ہماری ثقافت کا ایک اور اہم پہلو تعلیم ہے۔ لیکن تعلیم کیا ہے؟ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے معنی اسکول میں یا کتاب کے ذریعہ کسی چیز کے بارے میں سیکھنا ہے۔ یہ کسی حد تک درست ہے۔ تعلیم سیکھنے کا تجربہ ہے۔ لیکن کسی کی بھی زندگی میں سیکھنا جاری رہتا ہے۔ تاہم واقفیت کے بعض دوسرے تجربات بے ترتیب یا اتفاقی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ جب کہ تعلیمی تجربہ ایک سوچا سمجھا اور اچھی طرح سے منصوبہ بند پروگرام ہوتا ہے جس کا مقصد فرد میں پہلے سے متعین کردہ مخصوص رویہ جاتی تبدیلیاں پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس وقت جب کہ آپ اس نصاب کے مختلف اسباق کا مطالعہ کررہے ہیں، تو آپ اس طرح کے ایک تجربے سے گزر رہے ہیں۔ لیکن کیا آپ نے کبھی اس پر غور کیا ہے کہ تعلیم، ثقافت سے کس طرح بڑھی ہوئی ہے؟ ثقافت اس جمع شدہ تجربے اور کامیابیوں کا نچوڑ ہے جو گزشتہ نسلوں سے بعد میں آنے والی نسلوں کو سماج کا ممبر ہونے کے ناطے اور ورثے میں ملتا ہے۔ تجربات اور کامیابیوں کے اس مجموعی سرمائے کی منتقلی کے ترتیب وار عمل کو تعلیم کہا جاسکتا ہے۔ چنانچہ تعلیم عقائد وتصورات کی منتقلی کا محض ایک ذریعہ ہی نہیں بلکہ اس کی تشکیل ثقافتی عقائد سے ہی ہوتی ہے اس لیے کہ یہ ثقافت کی ہی ایک دین ہے۔ چنانچہ ثقافت میں تبدیلیوں کے ساتھ تعلیم کے نظام میں بھی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

قدیم دور میں تعلیم

ویدک دور:

1۔ استادوں کو گرو اور تعلیم کی جگہ کو گروکل یا آشرم کہا جاتا تھا۔

2۔ اعلیٰ تعلیم اونچی ذاتوں کے لیے مخصوص تھی۔

3۔ تدریس ہدایات کے ذریعہ اور زبانی طور پر کی جاتی تھی۔

4۔ تعلیم خود کو اعلیٰ ترین واقفیت اور آگہی کے حصول کے لیے موزوں طریقہ مانا جاتا تھا۔

5۔ ابتدائی طور پر ویدوں اور دھرم شاستر کو یاد کرایا جاتا تھا جس کے بعد قواعد زبان، منطق اور مابعد طبیعات پر زور دیا جاتا تھا۔

موریائی دور

- شہری مراکز اور شہری زندگی نے تعلیم پر گہرا اثر ڈالا۔
- تاجروں کے گروپوں نے تعلیم میں ایک فعال رول ادا کیا۔
- تکنیکی تعلیم کان کنی، دھات کے بارے میں، حرمہ، سازی، بنائی اور رنگائی کے فروغ کا سبب بنی
- طبی واقفیت وآگہی آیورویدکی شکل میں منظّم ہوئی۔

گپتا دور

بودھ تعلیمات:

1۔ تعلیم شروع میں زبانی طور پر دی جاتی تھی لیکن بعد میں متنوں کے مطالعہ کا طریقہ اپنایا گیا۔

2۔ پالی ابتدائی زبان تھی جسے دوسری مقامی زبانوں کے ساتھ استعمال کیا جاتا تھا۔

3۔ تدریسی مضامین: ویدانت، فلسفہ، پوران، رزمیے، قواعد زبان، منطق فلکیات، طب وغیرہ

4۔ خانقاہوں کی دیکھ بھال کے لیے مالی امداد راجاؤں اور امراروسا کے طبقہ کی جانب سے فراہم کی جاتی تھی۔

جین تعلیمات:

1۔ پراکرت تدریس کی بنیادی زبان تھی۔

2۔ نالندہ یونیورسٹی، وارانسی، متھرا، اجین، ناسک وغیرہ کئی تعلیمی مراکز کا فروغ ہوا۔

مابعد گپتا عہد:

1۔ اس دور میں آرٹ اور تعلیم میں تیز رفتار پیش رفت ہوئی۔

2۔ تعلیمی مراکز ٹیکسلا، اجین، گیا، نالندہ وغیرہ

3۔ گھاٹکائیں: مندروں کے ساتھ جڑے ہوئے تعلیمی ادارے تعلیم کے نئے مراکز کے طور پر ابھرے

4۔ گھاٹکائیں سنسکرت زبان میں برہمنی تعلیم فراہم کرتی تھیں جن کی وجہ سے عام آدمی سے دوری پیدا ہوئی۔

5۔ تعلیم سماج کے انتہائی اونچے طبقات کے لیے مخصوص تھی جنہیں ''دویا'' یا ''دوبارہ جنمے'' کہا جاتا تھا۔

وسطی عہد میں تعلیم

1۔ بغداد کی عباسی حکومت پر مبنی اسلامی تعلیمی نظام رائج ہوا۔

2۔ مکتب: اسکولی تعلیم فراہم کرنے والے ادارے جو عوامی چندے سے چلتے تھے۔

3۔ مدرسہ: اعلیٰ تعلیم فراہم کرنے والے جن کی مالی مدد بادشاہوں اور طبقہ اشرافیہ کی جانب سے کی جاتی تھی۔

4۔ مشہور مدارس: محمد غونی مدرسہ، مدرسہ ابوالفضل فیضی، موعزی، نصیری اور فیروزی مدارس

5۔ قرات، قرآن پاک کی تلاوت، اوقاف واعراب اور ادائیگی کا طریقہ تھا۔م

سلم نظام تعلیم کی اہم خصوصیات

روایتی طور پر روحانی اور فطری طور پر دینی

نصاب وسیع طور پر دو زمروں میں تقسیم تھا۔

معقولات: منطق، فلسفہ، طب، ریاضیات اور فلکیات

منقولات: (روایتی) قانون، تاریخ اور ادب

مغل حکمراں:

1۔ اکبر تعلیمی اداروں کو مالی مدد فراہم کرتا تھا۔

2۔ پاٹھ شالاؤں ودیا پٹھیوں، مکاتب اور مدارس کے ذریعہ تعلیم پھیلائی۔

3۔ مندراور مساجد ابتدائی تعلیم کے مراکز تھے۔
4۔ سنسکرت اور فارسی پڑھائی جاتی تھی۔
5۔ شاہی اور امرا کے خاندان کی عورتوں کے علاوہ خواتین کی تعلیم کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔

جدید دور میں تعلیم

1۔ گزشتہ صدیوں کی روایتی خصوصیات جاری رہیں۔
2۔ اعلیٰ تعلیم کے مشہور قدیمی ادارے غائب ہو چکے تھے۔
3۔ بادشاہوں اور طبقہ اشرافیوں کی نگرانی میں اسلامی تعلیم پھلی پھولی۔
4۔ ہندو آبادی نے دیسی زبانوں کی افزائش کے طور پر کلاسیکی تخلیقات کا مطالعہ کیا
5۔ انگریزوں نے تعلیم سمیت ہر طرح کی ثقافتی سرگرمیوں سے خود کو دور رکھا۔
6۔ عیسائی مشنریاں مغربی تعلیم کو رائج کرنے کے لیے کوشش کرتی رہیں۔

19 ویں صدی:

1۔ 1813ء کے منشور نے برطانوی کمپنی کو تعلیم کے لیے سرمایہ مختص کرنے کا اہل بنایا۔
2۔ انگریزی کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا۔
3۔ 1854ء کا ووڈ ڈیسپچ

یوروپ کے اصلاح شدہ فنون، سائنسوں، فلسفہ اور ادب کو انگریزی یا دوسری جدید ہندوستانی زبانوں کو میڈیم کے طور پر استعمال کر کے پھیلانا۔

تین یونیورسٹیوں (ممبئی، مدراس اور کلکتہ) کا قیام کرنا

نجی کاروباری اداروں اور تعلیمی امدادی نظام کا قیام کرنا

اسکولوں میں اساتذہ کی تربیت اور تعلیم نسواں کا بندوبست کرنا۔

20 ویں صدی کا آغاز

1۔ انڈین یونیورسیٹیز ایکٹ (1904) لارڈ کرزن کے ذریعہ منظور کیا گیا۔
2۔ اس دفعہ نے یونیورسٹیوں کو تدریس، کالجوں کا معائنہ کرنے اور اعلیٰ تعلیم میں کسی بہتری کرنے کا اختیار دیا۔

3۔ عوامی تعلیم کو نظر انداز کیا گیا۔
4۔ تعلیم کا مقصد ایک اعلیٰ شہری تعلیمی طبقہ تخلیق کرنا جو حکام اور محکموں کے درمیان ترجمانی کی حیثیت سے کام کرے۔
5۔ اعلیٰ تعلیم کے اسکولوں اور یونیورسٹیوں مین امتحان کے نظام پر زور دیا گیا۔
6۔ مثبت پہلو یہ تھا کہ اس کی وجہ سے تعلیم یافتہ سیاسی رہنما اور سماجی اصلاحی کارو جود میں آئے۔
7۔ اخبارات اور پمفلیٹوں کی اشاعت نے عوام کے درمیان بیداری پیدا کی۔

انگریزی تعلیم کا اثر:

1۔ انگریزی تعلیم سے لوگوں کا ایک نیا طبقہ وجود میں آیا جو انگریزوں کے لیے معدد گار تھا۔
2۔ عیسائی مشنریوں نے اسکول کھولنا شروع کیا جہاں انگریزی پڑھائی جاتی تھی۔
3۔ انگریزی کے استعمال سے ہندوستانیوں کو ایک زبان فراہم ہوئی جس کا استعمال پورے ملک میں ہونے لگا اور وہ ایک عام رابطے کی زبان بن گئی۔
4۔ انگریزی کتابیں اور اخبارات مساوات، آزادی اور حریت کے نئے تصورات لے آئے۔
5۔ اس سے قومی شعور کو فروغ دینے میں مدد ملی۔

آزادی کے بعد کے ہندوستان میں تعلیم

ابتدائی تعلیم:

یہ تعلیم کا سب سے نازک مرحلہ ہوتا ہے جو پہلی سے آٹھویں کلاس تک پھیلا ہوتا ہے۔

ہندوستانی آئین کی دفعہ۔45 کے تحت 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے

لازمی اور مفت تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے۔
ہندوستانی آئین کی دفعہ ۔ 21A کے تحت حق تعلیم اب ایک بنیادی حق ہے۔
قومی پالیسی برائے تعلیم ۔1986 میں ہمہ گیر رسائی اور اندراج کے ساتھ ابتدائی تعلیم پر زور دیا گیا۔
سروشکشا ابھیان ابتدائی تعلیم ہمہ گیر بنانے کا مرکزی حکومت کا پہلا پروگرام تھا جس کا آغاز 2001ء میں ہوا۔
ثانوی تعلیم:
14 سے 18 سال تک کے بچوں (9ویں تا 12ویں کلاس) کا احاطہ کرتی ہے۔
بچوں کے تناسب کے مقابلہ اساتذہ کی تعداد کم ہے۔
مرکزی حکومت نے راشٹریہ مادھیامک شکشا ابھیان کے تحت ثانوی تعلیم کو ہمہ گیر بنانے کا منصوبہ بنایا۔
پیشہ ورانہ تعلیم سینئر سیکنڈری مرحلہ پر ایک الگ دھارا ہے
پیشہ ورانہ تعلیم کا مقصد طلبا کو مختلف پیشوں کے لیے تیار کرنا ہے جن میں مختلف سرگرمیاں شامل ہیں۔
اعلیٰ تعلیم: اس کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب طالب علم سینئر سیکنڈری مرحلہ (12ویں کلاس) کو مکمل کر لیتا ہے۔
اس میدان کا فروغ ناہموار رہا ہے۔ کیونکہ اعلیٰ تعلیم کی بہتر فراہمی کے صرف چند ہی ادارے ہے۔
اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لینے والے 18 سے 20 سال کی عمر کے طلباء کی تعداد کم ہے اور علاقوں میں تو یہ صورت حال اور بھی زیادہ ناسازگار ہے۔
اور یہ ناسازگار صورت حال خاص طور سے عورتوں، درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے معاملہ میں ہے۔
دیہی علاقوں تک اعلیٰ تعلیم ابھی برائے نام ہی پہونچ پائی ہے۔

تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیمی تربیت

قومی تعلیمی پالیسی:
پہلی قومی تعلیم پالیسی کا آغاز 1968ء میں ہوا۔
اس کا مقصد قومی ترقی کو فروغ دینا، مشترکہ شہر میں اور ثقافت کا احساس پیدا کرنا اور قومی یک جہتی کو مستحکم بنانا تھا۔
قومی تعلمی پالیسی ۔ 1986ء 15 سے 35 برس کی عمر کے گروپ کے درمیان خواندگی پھیلانے کے لیے قومی خواندگی مشن کا آغاز کیا۔
تعلیم میں مساوات پیدا کرنے کی غرض سے نودیہ ودیالوں کا قیام کیا گیا۔
اوپن اور فاصلہ جاتی تعلیمی نظام:
یہ ان طالب علموں کے لیے ہے جنھیں رسمی نظام میں اپنی تعلیم کو ترک کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔
طالب علم فاصلہ جاتی تعلیم کے ذریعہ بھیجے گئے اسباق سے پڑھ سکتا ہے اور اس کے لیے اس کو کلاس میں حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
اوپن اسکول فی الوقت سیکنڈری اور سینئر سیکنڈری دونوں ہی سطحوں کی تعلیم فراہم کر رہا ہے۔
یہ تعلیم کا ایک لچکدار نظام ہے جہاں مضامین کا تال میل اور وقت کی سہولت موجود ہے۔
اس کا مقصد ہر اس طالب علم کا احاطہ کرنا ہے جو تعلیم کے باقاعدہ نظام میں اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکا ہو۔

تعلیم میں حالیہ فروغ

حق معلومات ایکٹ:
86ویں آئینی ترمیم نے 2002ء میں تعلیم کو بنیادی حق بنا دیا۔
6-14 عمر گروپ کے ہر بچے کی ابتدائی تعلیم مفت ہے۔
راشٹریہ مادھیامک شکشا ابھیان (آر ایم ایس اے):
ثانوی مرحلہ پر تعلیم کے معیار میں بہتری کے لیے ہمہ گیر رسائی۔
حکومت کی زیر سرپرستی اسکیم آر ایم ایس اے پر عمل آوری کے لیے حکمت عملیاں:
اوپری سطح کے ابتدائی اسکولوں میں بہتری۔
موجودہ ثانوی اسکولوں کا استحکام۔
مختلف سماجی گروپوں کے درمیان عدم برابری کو ختم کرنا۔

اپنا تجزیہ کریں:

سوال: قدیم عہد میں تعلیم کے فروغ کے بارے میں مختصر طور پر لکھیے؟

سوال: وسطی دور کے ہندوستان میں دہلی سلطنت کے قیام کے ساتھ تعلم کے میدان میں اٹھائے گئے اقدامات پر تبصرہ کیجیے۔

سوال: مغل عہد کے دوران تعلیمی نظام میں کی گئیں تبدیلیاں کیا تھیں؟

سوال: 1854 سے 1904 کے دوران تعلیم کے فروغ کے بارے میں وضاحت کیجیے۔